



سوال

(128) کفریہ اور شرکیہ لٹریچر شائع والے کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو جماعت کفریہ اور شرکیہ واقعات والی کتابیں شائع کرتی ہے، ان کا فعل کیسا ہے کیا یہ خود شرک کے مترادف تو نہیں، جبکہ شرکیہ نظریات والے ان کتابوں سے تقویت حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً کرامات الہدیث، ص: ۹۰، ۹۱ اور بھی بہت سی کتابیں ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کفریہ اور شرکیہ واقعات والی عبارت نقل فرمائیں تاکہ جواب علی وجہ البصیرۃ دیا جاسکے۔ کیونکہ بسا اوقات کتاب کو پڑھنے والا سمجھ بیٹھتا ہے کہ یہ عبارت کفریہ یا شرکیہ ہے۔ مگر واقع میں ایسا نہیں ہوتا۔ رہی بات شرکیہ نظریات والوں کی تقویت حاصل کرنے والی تو وہ تو قرآن مجید کی کئی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی کئی احادیث ثابتہ سے بھی تقویت حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَبِّبِ اللَّهُ وَمَنِ ابْتَدَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (۶۴) (الأنفال)

”اے نبی ﷺ! آپ کے لیے اور ان مومنوں کے لیے جو آپ کے حکم پر چلتے ہیں، اللہ ہی کافی ہے۔“

وَمَا نَقْمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ (۷۴) (التوبہ)

”یہ صرف اسی بات کا انتقام لے رہے ہیں کہ انہیں اللہ نے اپنے فضل سے اور اس کے رسول نے دولت مند کر دیا۔“

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ اللَّهِ عَمَلَكُمْ وَرَسُولِهِ (التوبہ)

”اللہ، اس کا رسول اور سب مومن تمہارے عمل کو دیکھ لیں گے۔“

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ (الاحزاب)



”یعنی مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں۔“

وَفِيكُمْ رَسُولٌ (آل عمران)

”اور تم میں اس کا رسول ہے۔“

وَلَوْ أَنَّم أَذْخَلُوا لَفَتَنَّم جَاءُوكَ فَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ وَاسْتَغْفِرَ لَكُمْ الرَّسُولُ (النساء)

”اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔ تیرے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتے۔“

لَا يَسْبُكُ غَلَا نَا زَكِيًّا (۱۹) (مریم)

”تاکہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔“

«إِنَّمَا أَنَا قَائِمٌ وَاللَّهُ مُعْطِيٌّ» رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے اور دینے والا تو اللہ ہی ہے۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے امر پر قائم رہے گی۔ جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کو نقصان نہ دے سکے گا۔ تاکہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔“ [صحیح بخاری/کتاب العلم/باب من یرد اللہ بہ خیر ایضاً/کتاب فرض الخمس/باب قول اللہ تعالیٰ فَإِنَّ لِلَّهِ خُصْمَهُ وَلِلرَّسُولِ [الانفال: ۳۱] یعنی للرسول قسم ذلک یدہ الَّتِی یَنْطِشُ بِهَا] ”الوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی، میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔ میں نے بندے پر جو چیزیں فرض کی ہیں ان سے زیادہ مجھے کوئی چیز محبوب نہیں جس سے وہ میرا قرب حاصل کرے۔ (یعنی فرائض کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرنا، مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔) اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے (بھی) میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے (اس کے ذوق عبادت، فرائض کی ادائیگی اور نوافل کے اہتمام کی وجہ سے) محبت کرتا ہوں تو (اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ) میں اس کے وہ کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو میں اسے وہ ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر کسی چیز سے پناہ طلب کرے تو میں اسے ضرور اس سے پناہ دیتا ہوں۔“ (صحیح بخاری/کتاب الرقاق/باب التواضع) تواب قرآن مجید اور کتب حدیث کے شائع کرنے کے متعلق کیا خیال ہے؟

وضاحت :

اس حدیث سے اہل بدعت و اہل شرک لپٹنے باطل عقیدہ پر استدلال کرتے ہیں، حالانکہ حدیث کا وہ مفہوم ہی نہیں ہے جو وہ بیان اور پھر اس سے بنائے فاسد علی الفاسد کا ارتکاب کرتے ہیں حدیث کا سیدھا اور واضح مفہوم یہ ہے کہ جب انسان فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نوافل کا بھی اہتمام کرے تو وہ اللہ کا خاص محبوب بن جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسے اللہ کی خاص مدد حاصل ہوتی ہے۔ اللہ اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے، اس کے اعضاء کی نگرانی فرماتا ہے۔ چنانچہ وہ ان سے اللہ کی نافرمانی کرنے سے بچ جاتا ہے اور کانوں سے وہی کچھ سنتا، آنکھوں سے وہی کچھ دیکھتا، ہاتھوں سے وہی کچھ پکڑتا ہے جو اللہ کو پسند ہے، اس کے قدم اسی چیز کی طرف اٹھتے ہیں جس میں اس کی رضا مضمر ہوتی ہے اور جب وہ محبوبیت اور اطاعت کے اس مقام پر فائز ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو بھی قبول فرماتا ہے۔

ولی کسی مخصوص وضع و ہیئت کے حامل کو یا کسی گدی نشین کو مجزوب یا نیم پاگل کو یا ذکر و عبادت کے مخصوص خود ساختہ اطوار اختیار کرنے والے کو نہیں کہا جاتا، بلکہ اللہ کا ولی وہ ہے جو فرائض اسلام کا پابند نوافل کا شوقین اور زندگی کے ہر شعبے میں اطاعت الہی کا نوگر ہے۔



لیسے اولیاء اللہ کی صحبت اللہ کی رضا کا اور ان سے دستمندی اللہ کی شدید ناراضگی اور غضب کا باعث ہے۔

نوافل کا اہتمام یقیناً اللہ کے قرب کا باعث ہے، لیکن فرائض و سنن کی پابندی کے ساتھ۔ اگر پہلے فرائض و سنن کی پابندی نہیں ہے تو اس کی پابندی کے بغیر نوافل کی کوئی حیثیت نہیں۔ فرائض و سنن کی ادائیگی کے بغیر اللہ کے قرب کی خواہش ایک خام خیالی اور باطل محض ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص